اسلام حقوق انسانی کا پاسبان

تحریر:- مولانا زبیر احمد سلفی۔بمبئی

دو بڑی عالمی جنگوں میں تقریباً سات کروڑ انسانوں کا خون بہالینے' بوسنیا ہرزیگووینا اور فلسطین میں لاکھوں بے سہارا مسلمانوں کا قتل کرا دینے' عراق میں معاشی پابندی کے سبب چار لاکھ انسانوں کو موت کے منہ میں پہنچادینے' قومی' علاقائی' نسلی وسرحدی تنازعہ کھڑا کر کے ایک دوسرے کو برسرپیکار کر دینے' اپنی استحصالانہ پالیسیوں اور شاطرانہ ڈپلومیسی سے غریب ملکوں کا خون چوس لینے' ایٹمی اور کیمیائی ہتھیاروں سے نسل انسانی کو ہلاکت کے دہانے پر لا کھڑا کرنے اور ماحولیاتی آلودگی سے اس خوبصورت دنیا کو جہنم بنا دینے کے بعد اہل مغرب کو اب حقوق انسانی کی یاد آئی ہے۔ چنانچہ جہاں مختلف قومی وبین الاقوامی حقوق انسانی کی محافظ تنظیمیں سرگرم عمل دکھائی دیتی ہیں۔ وہیں نام نہاد اقوام متحدہ آئے دن کہیں نہ کہیں حقوق انسانی پر سیمینار منعقد کرتا ہے اور قراردادیں پاس کر کے سردخانے میں ڈال دیتا ہے' ہر ایک حقوق انسانی کا مسئلہ بڑے زوروشور سے اٹھاتا ہے اور اہل مغرب اپنے گریبان میں جھانکنے کی بجائے اسلام کو براہ راست یا بالواسطہ نشانہ بناتے ہیں اور اسلامی دہشت گردی اور انتہاء پسندی کو حقوق انسانی کے لئے سب سے بڑا خطرہ قرار دیتے ہیں۔

دوسری طرف گذشتہ چند سالوں میں عالم اسلام میں کچھ ایسے روشن واقعات رونما ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اہل مغرب کے کان کھڑے کر دیئے ہیں۔ مثلاً ۱۹۷۱ء میں ایران میں اسلامی انقلاب' ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے زوال کے بعد مرکزی ایشیاء میں ۶ مسلم ممالک کا ظہور' افغانستان کی آزادی' سوڈان میں اسلامی حکومت کی تشکیل' الجزائر' ترکی' مصر اور اردن میں اسلام پسندوں کا تیزی سے بڑھتا ہوا اثر' مسلم ممالک میں ایٹم بم ہونے کا ثبوت' ان میں علاقائی اتحاد کی کوششیں وغیرہ۔

اسی بناء پر سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد اقوام متحدہ میں امریکہ کے سفیر جین کرک پیٹرک نے کہا کہ "کمیونزم ختم ہوگیا اب ہمارے سامنے اسلام کے علاوہ کوئی دشمن نہیں۔"

فرانس کے سربراہ متراں نے کہا کہ اگر مسلم بنیاد پرست الجزائر میں حکومت تک پہنچ جاتے تو فرانس ضرور مداخلت کرتا جیسا کہ امریکہ نے پنامہ میں مداخلت کی تھی۔

چنانچہ اس مقصد کو سامنے رکھ کر قومی مغربی ذرائع ابلاغ نے اپنے پروپیگنڈہ مشن میں اسلام کی صورت انتہائی مسخ کرنے کی کوشش کی' اس کو ایک متشدد اور عدم رواداری مذہب قرار دیا اور اسلام پسندوں کو انتہاء پسند' دہشت پسند جیسے القاب سے نوازا۔

مشہور صحافی ارون شوری نے اپنی تحریروں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اسلام کسی دوسرے مذہب کے ماننے والوں کو برداشت نہیں کر سکتا۔ گری لال جین اور ہندو توکے پرچارک صحافیوں نے اسلام کے لئے دہشت پسند اسلام اور متعصب وغیر روادار اسلام کی اصطلاح ایجاد کی اور برادران وطن کے دلوں میں یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی کہ مسلمانوں کے ساتھ بقائے باہم کا نظریہ فضول ہے۔

اسی طرح گذشتہ سالوں میں عالم اسلام میں کچھ ایسے افسوسناک اور تاریک واقعات سامنے آتے ہیں۔ جنہوں نے اس پروپیگنڈہ مشن کو مزید کامیاب بنایا ہے۔ مثلاً عراق اور ان کی طویل اور بے مقصد جنگ' کردوں پر مظالم' کویت پر عراق کا حملہ' صومالیہ میں خانہ جنگی' افغانستان میں مجاہدین کے مختلف گروہوں کے درمیان نہ ختم ہونے والی ہولناک وشرمناک جنگ' پاکستان میں نسلی اور علاقائی لڑائیاں' جزیرہ ابو موسیٰ کے بارے میں ایران اور متحدہ امارات کے درمیان ایک نیا تنازعہ

وغیرہ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہمیشہ سے امن و شانتی کا مذہب رہا ہے اور پوری اسلامی تاریخ اہل مغرب کی حالیہ وضع کردہ اصطلاح "نسلی تطہیر" اور "زمین کو جلا ڈالو" سے واقف نہیں ہے جیسا کہ مسلمانوں کے خلاف آج تھائی لینڈ' بلقان کی ریاستوں' بوسنیا اور ہرزیگووینا میں انسانی حقوق کے نام نہاد محافظوں یا پھر ہندوستان میں اہنسا کے علمبرداروں کے ہاتھوں ہو رہا ہے۔

بلکہ جن حقوق انسانی کی بات آج اہل مغرب کر رہے ہیں اس کی طرف توجہ تو اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی دلائی تھی۔

سب سے پہلے قرآن کریم ہی نے یہ تصور پیش کیا تھا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ وہ دنیا میں خدا کا خلیفہ اور نائب ہے۔ سورج' چاند اور دنیا کی ساری چیزیں اس کی خدمت کے لئے ہیں یہاں تک کہ فرشتوں نے اس کو سجدہ کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔ (اسراء۔ ۷۰)

نیز فرمایا:

"اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں' انہوں نے کہا کہ کیا تو اس میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت و خون کرتا پھرے اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ (خدا نے) فرمایا: "میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" (بقرہ۔ ۳۰)

فرمان الٰہی ہے:

"اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا۔" (بقرہ ۳۴)

مفسرین نے انہیں آیتوں کی بناء پر یہ بحث چھیڑ دی ہے کہ فرشتوں اور انسانوں میں کون افضل ہے۔ اسلام نے حقوق انسانی کی حفاظت مختلف طریقوں سے کی ہے۔

جان کی حفاظت

اسلام نے کسی کو ناحق قتل کرنے سے منع کیا ہے خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم اور کسی کا بے جا قتل ساری انسانیت کا قتل بتایا ہے۔

ارشاد ہے:

"اور کسی جان (والے کو) جس کے قتل کو خدا نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی جس کا شریعت حکم دے)" (انعام: ۱۵۲)

قتال کا حکم

اسلام نے ناحق کسی پر ظلم کرنے اور جنگ کرنے سے منع کیا ہے اور جہاد کا حکم صرف دین' مال و عزت اور جان کی حفاظت کے لئے دیا ہے۔ اسلام میں جارحانہ جنگوں کا کوئی تصور نہیں اور صرف دفاعی جنگوں کا حکم ہے' نیز ظالموں کے مقابلے میں غریبوں' مسکینوں اور مظلوموں کی مدد کرنے کے لئے ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا ہے۔ حقوق انسانی کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام نے لڑائی کے کچھ ایسے اصول متعین کئے ہیں جس سے دنیا آج واقف ہوئی ہے۔ اسلام میں قتال انہیں لوگوں سے کرنے کے لئے کہا گیا ہے جو لڑائی پر آمادہ ہوں' پھر بھی اسلام نے اس کی عورتوں' بچوں اور بوڑھوں اور ہتھیار ڈال دینے والوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے اور صلح کرنے کی ترغیب دی ہے۔ قیدیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے۔ دشمن کی کھیتی اور باغات کو جلانے نیز درختوں کو کاٹنے سے منع کیا ہے۔ ارشاد ہے:

و ان جنحوا للسلم فلجنح لها و توكل على الله. (انفال: ۶۱)

"اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔"

حضرت اسامہ بن زیدؓ کے لشکر کو شام کی طرف روانہ کرتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ نے جو وصیت کی تھی وہ یہ تھی:

"تم خیانت' دھوکہ دہی اور عذر نہ کرنا' نہ ہی مثلہ کرنا' اور نہ کسی چھوٹے بچے' بوڑھے اور عورت کو قتل کرنا' نہ کسی نخلستان کو برباد کرنا اور نہ کسی پھل دار درخت کو کاٹنا اور نہ ہی کسی بکری گائے یا اونٹ کو ذبح کرنا مگر صرف کھانے کے لئے۔

اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کا ایک اور خط ملاحظہ ہو' جو انہوں نے اسلامی لشکر کے قائد ابو عبیدہ بن جراح کے پاس شام روانہ کیا تھا۔ یہ خط ہے ابوبکر صدیق کی طرف سے ابو عبیدہ بن جراح کے پاس جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے ہیں ان کو بستی والوں کے

گھروں میں فساد کرنے سے روکو' اگرچہ وہ لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے ہوں اور اگر وہ لوگ کھیتی کرنا چاہیں تو بغیر ٹیکس کے ان کو کھیتی کرنے دو اور جب وہ اپنے گھروں کو واپس لوٹیں تو یہ کھیتیاں انہیں کی ہیں اور وہ اس کی زیادہ مستحق ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کے پاس عتبہ بن عامر نے ایک مرتبہ ایک مشرک کا سر بھیجا تو آپ غصے سے بھڑک اٹھے اور فرمایا "اگر میرے پاس کسی کا سر لایا گیا تو تم نے نافرمانی کی میرے لئے صرف خط اور پیغام کافی ہے۔

قتیبہ بن مسلم کے خلاف جب اہل سمرقند نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے یہ شکایت کی کہ وہ ان کے شہر میں دھوکہ سے داخل ہوئے ہیں اور وہ وہاں مسلمانوں کو آباد کر دیا ہے تو عمر بن عبدالعزیزؒ نے قاضی کے پاس یہ مقدمہ پیش کرنے کے لئے کہا اور حکم دیا کہ اگر یہ بات سچ ہے تو مسلمانوں کو وہاں سے نکال دیا جائے چنانچہ قاضی جمیع بن خاطر الباجی نے تحقیق کی اور مسلمانوں کو وہاں سے نکلنے کا حکم دیا۔

علامہ ابن جریر طبری نے تاریخ الرسل والملوک میں یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ امیر معاویہؓ نے اہل روم سے صلح کا معاہدہ کیا اور بطور ضمانت کے ان کے کچھ لوگوں کو اپنے پاس یرغمال کے طور پر رکھا لیکن انہوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی' پھر بھی امیر معاویہؓ نے یرغمالیوں کو یہ کہہ کر واپس کر دیا اور کہا "غدر کا جواب وفا سے دینا اس بات سے بہتر ہے کہ غدر کا جواب غدر سے دیا جائے۔"

واضح ہو کہ لڑائی کے یہ آداب جس کو اسلام نے چودہ سو سال پہلے پیش کیا تھا۔ ۱۹۴۹ء اور پھر ۱۹۷۷ء میں جنیوا معاہدہ کے تحت مرتب کیا گیا ہے جبکہ اسلام ہی نے درحقیقت سب سے پہلے لڑائی پر انسانیت کا رنگ چڑھایا اور مغلوب و مفتوح قوم کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا جب کہ ابھی تک دنیا یہ جانتی تھی کہ جنگ اور محبت میں سب کچھ جائز ہے۔

دین کی آزادی

اسلام کے نزدیک انسان کو دین و عقیدہ کے قبول کرنے میں آزادی دی گئی ہے اور دین کے اختیار کرنے پر کسی کے اوپر زور و زبردستی اور طاقت استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"لا اکراہ فی الدین ۔"
(البقرہ) "دین اسلام میں زبردستی نہیں۔"

ایک مرتبہ ایک صحابی نے دشمن قبیلے کے ایک شخص کو یہ سمجھ کر قتل کر دیا کہ اس نے کلمہ توحید خوف کی وجہ سے پڑھا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت غصے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ "کیا تم نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا تھا۔"

جب آج کی اس مہذب دنیا میں بھی کل تک سوویت یونین میں کارل مارکس کے مقابلے میں چینی کمیونسٹ لیڈر ماؤزے تنگ کا فلسفہ پیش کرنا اور اسی طرح چین میں کارل مارکس کی بات کرنا جرم سمجھا جاتا ہے۔

آزادی رائے

قرآن کریم نے "وشاورهم فی الامر" کا حکم دے کر ڈکٹیٹر شپ کا خاتمہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے رائے طلب کرنے اور اس پر عمل کرتے تھے' اگر وہ رائے امت کے مفادات کی حفاظت کرتی۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے غزوہ خندق میں مدینہ سے باہر خندق کھودنے کا مشورہ دیا تو آپ نے اس کو قبول فرمالیا۔ آپ کے بعد خلفاء راشدین نے بھی اس حکم کی پابندی کی۔

عدل و مساوات

اسلام نے رنگ و نسل' عربی و عجمی کی تفریق ختم کر کے فضیلت و برتری کا معیار تقویٰ کو قرار دیا ہے اور مساوات کی تعلیم دی ہے۔ حضرت بلال حبشیؓ کو حضرت عمر سیدنا و مولانا (ہمارے آقا و سردار) کہہ کر پکارتے تھے۔

حضرت عمرو بن عاصؓ کے لڑکے نے ایک مرتبہ ایک چرواہے کے لڑکے کو پیٹا جب چرواہے نے اس کی شکایت حضرت عمرؓ سے کی تو آپ نے حضرت عمرو بن عاص کے لڑکے کو پیٹنے کا حکم دیا اور حضرت عمرو بن عاصؓ کو جھڑکتے ہوئے فرمایا "تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنا لیا جب کہ ان کی ماؤں نے ان کو آزاد پیدا کیا تھا۔"

حضرت عمرؓ کا یہ جملہ حقوق انسانی کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ اسی طرح امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ایک یہودی بوڑھے آدمی کو مانگتے ہوئے دیکھا تو اس کے گھر جا کر خبر گیری کی جب معلوم ہوا کہ وہ بے حد مفلس ہے تو اس پر رحم کھا کر اس کا وظیفہ مقرر کر دیا اور کہا خدا کی قسم یہ ہمارے لئے مناسب نہیں کہ جوانی میں ہم اس

سے کام لیں اور بڑھاپے میں اس کو مجبور سمجھ کر نظر انداز کر دیں۔ کیا حقوق انسانی کی اس سے بہتر مثال دنیا کی تاریخ میں مل سکتی ہے۔ آج درحقیقت عدم مساوات ہی کی بناء پر امریکہ میں کالوں اور ہندوستان میں دلتوں اور ہریجنوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔

اسلام نے عدل کا حکم دیا ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب' حاکم ہو یا محکوم' وہ رعایا مسلم ہو یا غیر مسلم' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمدؐ نے چوری کی ہوتی تو بھی میں اس کا ہاتھ کاٹتا۔

عورتوں کے حقوق

اسلام نے عورتوں کے جو حقوق متعین کئے ہیں اور عورت کو مختلف روپ میں جو عزت بخشی ہے وہ کسی بھی دین ومذہب یا نظریہ میں نہیں' چاہے مغرب کی وہ آزادی نسواں کی تحریک ہو جس کے نزدیک عورت صرف لہو و لعب اور تفریح کا سامان ہے یا ہندوستان میں برہمنی نظام ہو جہاں عورتوں کو نجس کامل سمجھا جاتا ہے اور اسے وید تک پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کا اعتراف غیر مسلموں نے بھی کیا ہے۔ مشہور دلت لیڈر اور پندرہ روزہ "دلت وائس" کے ایڈیٹر وی پی راجیشاکھر نے ایک سیمینار میں صاف صاف کہا کہ "کیرالہ میں اسلام سے آنے سے پہلے عورتیں اوپری لباس زیب تن نہیں کرتی تھیں' وجہ یہ تھی کہ برہمنی نظام میں غیر برہمن عورتوں کو اوپری لباس پہننے سے منع کیا گیا تھا۔ کیرالہ میں عورتوں نے اسلامی تعلیمات کے بعد ہی اپنے عریاں جسم کو چھپانا شروع کیا۔ (انقلاب)

اسی طرح ہندو مذہب میں ستی کا تصور' بچپن میں شادیاں' ذات پات کی تقسیم' چھوا چھوت پر مبنی وان آشرم کا نظام اس حد تک غیر اسلامی ہیں کہ تہذیب یافتہ سماج کا سر شرم سے جھک جائے۔

ستو کا نظریہ یہ تھا کہ اگر کوئی عورت تعلیم حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کرے یا اگر غلطی سے کسی برہمن کے اشلوک سن لے تو اس کے کانوں میں گرم تیل انڈیل دیا جائے۔ اس کے مقابلے میں اسلام نے عورتوں کے حقوق کی مکمل حفاظت کی ہے اور صحیح معنوں میں انہیں خیر متاع الدنیا (دنیا کی بہتر پونجی) کا درجہ دیا ہے۔

مختصر یہ کہ اسلام ہی ایک ایسا روادار' صلح پسند و امن پسند مذہب ہے جو سارے بنی نوع انسان کے حقوق کی مکمل حفاظت کرتا ہے۔ وہی اس سسکتی وکراہتی ہوئی دنیا کا مداوا ہے۔ یہی وہ نظام ہے جہاں پر خدا کے علاوہ کوئی قیصر و کلنٹن نہیں اور جس کو اپنا لینے کے بعد ہی دنیا میں امن وامان قائم ہو سکتا ہے۔

ایف۔ اے پاس طلباء متوجہ ہوں

جو طلباء ایف۔ اے کر چکے ہیں یا رزلٹ کے انتظار میں ہیں ان کیلئے خوشخبری کہ 15 اگست سے پنجاب یونیورسٹی میں B.A.(Hons) in Islamic Studies & computer Technology (تین سالہ) میں داخلہ شروع ہو رہا ہے۔

مزید معلومات کیلئے خود رابطہ کریں یا خط (بمعہ جوابی لفافہ) لکھ کر پوچھ سکتے ہیں۔

رابطہ کیلئے: حافظ ضیاء الرحمٰن، کمرہ# 222 ہاسٹل نمبر 1 نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور

فون نمبر: 042-5864351

سات خصلتیں اختیار کرو

حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ نے حکم دیا مجھ کو ساتھ سات خصلتوں کا حکم کیا مجھ (ابوذرؓ) کو کہ دوستی رکھوں مسکینوں سے اور نزدیک رہوں' ان سے اور حکم کیا مجھ کو کہ نظر کروں میں اس شخص کی طرف کہ کمتر ہے (امور دنیا میں) مجھ سے اور نہ نظر کروں میں اس شخص کی طرف کہ زیادہ ہو (مال وجاہ میں) مجھ سے اور حکم کیا مجھ کو کہ نظر رکھوں میں ناتے کو خواہ کاٹے ناتے والا اور حکم کیا مجھ کو نہ سوال کروں میں کسی سے کچھ اور حکم کیا مجھ کو کہ کہوں میں (ہمیشہ) حق اگرچہ (سننے والے پر) تلخ ہو اور حکم کیا مجھ کو' کہ نہ ڈروں میں اللہ کے معاملے (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے اور حکم کیا مجھ کو کہ بہت پڑھا کروں میں (یہ کلمہ) "لا حول ولا قوة الا باالله" پس تحقیق یہ (خصلتیں یا اس کلمہ کے الفاظ) اس خزانے سے ہیں کہ نیچے عرش کے ہے۔"

صحت اور پانی کی نعمت

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نعمت سے متعلق سب سے پہلے قیامت کے روز بندے سے یہ پوچھا جائے گا کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت نہیں دی تھی؟ اور تمہیں ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟